روزنامہ
الفضل
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 10-مئی 2001ء 15 صفر 1422 ہجری-10 ہجرت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 102

صبر کی تعلیم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ان کے آخری وقت کی تکلیف کو دیکھ کر رو پڑے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔ ہاں واویلا کرنے اور بے صبری کی باتیں کرنے کی وجہ سے عذاب دے گا۔ سوائے اس کے کہ رحم فرمادے۔ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب البکاء عندالمریض)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دُکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں اور انسان بہت سے سیاپے اور جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے لیکن جاننا چاہئے کہ خدا کی پاک کتاب کے رُو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ ایک حالت ہے جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر ہو جاتی ہے یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہے کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا چیختا سر پیٹتا ہے آخر بہت سا بخار نکل کر جوش تھم جاتا ہے اور انتہا تک پہنچ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے پس یہ دونوں حرکتیں طبعی حالتیں ہیں ان کو خلق سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ اس کے متعلق خلق یہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنے ہاتھ سے جاتی رہے اور اس چیز کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ پر نہ لاوے اور یہ کہے کہ خدا کا تھا خدا نے لے لیا اور ہم اس کی رضا کے ساتھ راضی ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10-ص 361)

نامور اور بزرگ مربی سلسلہ، فدائی اور قدیمی خادم دین، مترجم قرآن کریم

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رحلت فرما گئے

قریباً 70 سال تک انتہائی شاندار خدمات سلسلہ کی غیر معمولی توفیق پائی

ربوہ: 9 مئی 2001ء۔ احباب جماعت کو نہایت دکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سینئر مربی، مناظر اور عرصہ 70 سال تک بے لوث مخلصانہ خدمات انجام دینے والے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب آج صبح قریباً ایک بجے امریکہ کے شہر واشنگٹن میں رحلت فرما گئے۔ آپ کی عمر 90 برس سے زائد تھی۔

حالات زندگی

جماعت احمدیہ کے نامور مربی اور فدائی خادم محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مورخہ 10-اکتوبر 1910ء کو شجاع آباد ضلع ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محترم شیخ محمد دین صاحب تھا۔ اور دادا کا نام شیخ قطب دین تھا۔

مشرقی افریقہ میں خدمات

1931ء میں جب کہ آپ کی عمر 21 سال تھی مولوی فاضل کرنے کے بعد خدمات سلسلہ کے میدان میں قدم رکھا اور 81 سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد ریٹائرمنٹ حاصل کی۔ چند سال ہندوستان میں خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے بعد سیدنا حضرت فضل عمر کی نظر انتخاب نے آپ کو مشرقی افریقہ کے لئے منتخب فرمایا۔

اس وقت مشرقی افریقہ کے چار ممالک کینیا، یوگنڈا، ٹانگا نیکا اور زنجبار برطانوی کالونی تھے۔ ان ممالک میں احمدیت کی داغ بیل تو 1896ء میں اس وقت پڑی تھی جب سیدنا حضرت مسیح موعود کے بعض رفقاء یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہو کر ممباسہ گئے لیکن بعد میں مستقل مشن کا قیام سب سے پہلے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے وہاں جانے سے ہی ہوا جو 11 نومبر 1934ء کو قادیان سے روانہ ہو کر 27 نومبر کو نیروبی پہنچے تھے اور پھر 28 سال تک اسی ارض بلال میں خدمات سلسلہ کی توفیق وسعادت پائی۔

باقی صفحہ 2 پر

جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفضل لندن میں 3 مئی 2001ء کو درج ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر مکرمہ بلقیس جمال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ داد صاحب 86 سال کی عمر میں 27 اپریل 2001ء بروز جمعۃ المبارک ایڈبرج (یوکے) میں وفات پاگئی ہیں۔ آپ محترم آصف زمان صاحب مرحوم D.C آف لکھنو کی صاحبزادی تھیں اور عرصہ 20 سال سے انگلینڈ میں مقیم تھیں۔

جنازہ غائب

1 محترم قریشی نورالحق تنویر صاحب

قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ سابق نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ 6 فروری 2001ء کو بعمر 69 سال وفات پاگئے اور تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ آپ کے والد حضرت قریشی سراج الحق صاحب پٹیالوی سیدنا حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔

آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم مصر سے حاصل کی اور جامعہ احمدیہ میں عربی ادب کے پروفیسر کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔

جامعہ احمدیہ میں درس و تدریس کے ساتھ ساتھ ایک لمبا عرصہ تک قاضی سلسلہ کی حیثیت میں بھی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ علاوہ ازیں محلہ دارالرحمت شرقی کے صدر کے طور پر 16 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔

آپ بہت زیرک، معاملہ فہم، دھیمے مزاج کے شریف النفس انسان تھے جو اہل محلہ اور اپنے طلباء میں بے حد مقبول تھے۔ آپ نے اپنی اہلیہ مکرمہ طاہرہ تنویر صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا فرحان قریشی اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

2 محترم مولوی عبدالعزیز بھامبڑی صاحب نظارت امور عامہ کے سابق محتسب اور خادم سلسلہ محترم مولوی عبدالعزیز بھامبڑی صاحب مورخہ 21-22 اپریل 2001ء کی درمیانی شب کینیڈا میں وفات پاگئے آپ کی عمر 83 سال تھی۔ آپ کو لمبا عرصہ دفتر امور عامہ ربوہ میں خدمات بجالانے کی توفیق

باقی صفحہ 7 پر

بیت احمدیہ ساغبتینگا

(Sagbtenga) (بورکینا فاسو)

رپورٹ: محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت احمدیہ بورکینیا فاسو

Sagbtenga دارالخلافہ واگاڈوگو سے 65 کلومیٹر دور شمال کی طرف گھانا جانے والے راستہ پر ایک پرانا گاؤں ہے۔ یہاں ایک بہت ہی مخلص داعی الی اللہ الحاج قاسم سانفو صاحب رہائش پذیر ہیں۔ جو کہ بچپن میں گھانا کے گاؤں وا (Wa) میں احمدیوں کے گھر رہے ہیں اور وہیں مدرسہ میں تعلیم حاصل کی اور ان کا سارا خاندان احمدی ہو گیا۔ پھر گھانا کے مخلصین تربیت کی غرض سے اپر وولٹا (بورکینا فاسو) میں آنے لگے۔ جو داعیان تشریف لاتے وہ اسی گاؤں میں آکر الحاج قاسم صاحب کے گھر ٹھہرتے۔ انہوں نے بتایا کہ مولوی محمد بن صالح صاحب مربی سلسلہ گھانا اور ان کے بزرگ یہاں تشریف لاتے۔ یہاں قیام کے بعد دوسری جماعتوں میں جانے کے پروگرام بنتے۔ اگر کہا جائے کہ بورکینا فاسو میں پہلا دعوتی مرکز یہی مقام بنا تو زیادہ درست ہوگا۔

یہ ایک بہت بڑا گاؤں ہے۔ اس میں سات بیوت الذکر ہیں۔ احمدیت کی مخالفت بھی ہے لیکن الحاج قاسم صاحب کے خاندان کی شرافت اور نیکی کی وجہ سے سب ان کے قدردان ہیں۔ مگر احمدیت سے بغض رکھتے ہیں۔ یہاں جماعت کی ایک بہت چھوٹی اور پرانی خستہ حال بیت الذکر تھی۔ چنانچہ یہاں نئی بیت بنانے کا پروگرام بنایا گیا۔ پروگرام کے مطابق نئی بیت کا سنگ بنیاد مورخہ 24/اکتوبر 2000ء کو رکھا گیا۔ بیت کے سنگ بنیاد کی باقاعدہ تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر گاؤں اور اردگرد کے دیہات کے غیراز جماعت دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

مورخہ 24/اکتوبر 2000ء کو تقریب کا آغاز صبح گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ چونکہ کثیر تعداد میں غیراز جماعت احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تک جماعت کا پیغام بھی پہنچایا گیا۔ بعد ازاں بیت کی بنیادی اینٹ خاکسار محمود ناصر ثاقب (امیر جماعت بورکینا فاسو) نے نصب کی۔

گاؤں کے بڑے امام صاحب بھی تشریف لائے۔ ان کو بھی اینٹ رکھنے کا موقع دیا گیا۔ بنیادی اینٹ رکھنے کے بعد ہی اجتماعی دعا کرائی گئی۔ اس موقع پر ایک عدد بکرا صدقہ کیا گیا۔ آخر پر احباب کی خدمت میں کھانا اور لوکل مشروب پیش کیا گیا۔ الحمد للہ کہ اس پروگرام میں احمدی احباب کے علاوہ یک صد سے زائد غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔

دو ماہ کے عرصہ میں بیت کی تعمیر اپنے اختتام کو پہنچی۔ بیت کی تعمیر میں مقامی احباب نے بھرپور حصہ لیا۔ خواتین تعمیر بیت کے لئے پانی بھر بھر کے لاتی رہیں۔ مردوں نے وقار عمل کر کے ریت اور بجری وغیرہ جمع کی۔ الحمد للہ کہ بیت کی تعمیر بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس بیت کی تعمیر پر 2 ملین 2 لاکھ فرانک سیفا خرچ آیا۔

افتتاحی تقریب و جلسہ

بیت کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد مورخہ 26/جنوری 2001ء کو افتتاحی تقریب منعقد کی گئی۔ ساتھ ہی اس ریجن واگاڈوگو کی جماعتوں کا جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ اس افتتاحی تقریب کے موقع پر بھی گاؤں اور اردگرد کے غیراز جماعت احباب کو کثیر تعداد میں دعوت دی گئی۔ چونکہ گاؤں کے غیراز جماعت افراد احباب جماعت سے بغض رکھتے ہیں اور کھل کر مخالفت نہیں کرتے۔ اس موقع پر مخالفین نے اپنے وفود ترتیب دے کر لوگوں کے گھروں میں بھیجے کہ جماعت احمدیہ کی بیت کی افتتاحی تقریب اور جلسہ میں شامل نہ ہوں۔ چونکہ ہمارے اس مخلص دوست الحاج قاسم سانفو صاحب کا اس پورے علاقہ میں وقار قائم ہے باوجود مخالفین کے منع کرنے کے لوگ نماز جمعہ اور جلسہ میں شامل ہوئے۔

ایک دلچسپ بات یہ رہی کہ اسی گاؤں کے مختلف خاندانوں سے تعلق رکھنے والے احباب کی ایک کثیر تعداد واگاڈوگو شہر میں رہائش پذیر ہے۔ ان لوگوں کو بھی دعوت دی گئی۔ چنانچہ واگاڈوگو سے ایک بڑی بس بھر کر مرد و خواتین کی اس تقریب و جلسہ میں شامل ہوئی۔ یہ بات مقامی غیر احمدی احباب کے لئے شرمندگی کا باعث بنی کہ انہیں کے رشتہ دار اتنی دور سے دعوت ملنے پر شامل ہوئے اور یہ لوگ گاؤں میں رہتے ہوئے شامل نہ ہوئے۔

خاکسار محمود ناصر ثاقب امیر جماعت بورکینا نے نماز جمعہ پڑھائی۔ بعد نماز جمعہ مختصر جلسہ کا پروگرام ہوا۔ اس موقع پر بیت کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور کثیر تعداد میں لوگ باہر بیت کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 1

اس عرصہ میں آپ نے اس خطہ ارض کے کئی نشیب و فراز بھی دیکھے۔ ان ممالک کی برطانوی تسلط سے آزادی اور ملکوں کی تقسیم سب آپ کے سامنے کے واقعات ہیں۔ آزادی سے قبل آپ ان چاروں ممالک کے مشن انچارج تھے۔ 62-1961ء کے عرصہ میں جب کینیا، یوگنڈا آزاد ہوئے اور ٹانگانیکا اور زنجبار تنزانیہ کی شکل میں دنیا کے نقشہ پر ابھرے تو یکم مئی 1961ء سے ان ممالک میں جماعتی نظام کو علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب صرف کینیا کے امیر و مربی انچارج مقرر ہوئے اور پھر 30۔اپریل 1962ء تک یہ خدمات سرانجام دینے کے بعد واپس پاکستان آ گئے۔

اس دور میں مشرقی افریقہ میں لال حسین اختر سے آپ کے مناظرے مشہور ہوئے اور امریکی پادری ڈاکٹر بلی گراہم (Billy Graham) کو آپ کی طرف سے دیئے گئے دعا کے چیلنج اور اس کا فرار تو افریقہ کے اخبارات کی شہ سرخیوں کا عنوان بنتے رہے۔

محترم شیخ عمری عبیدی (سابق وزیر انصاف تنزانیہ) نومبر 1936ء میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے ذریعہ ہی بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے تھے۔

مشرقی افریقہ میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو ایک خدمت اس رنگ میں بجالانے کی توفیق ملی کہ تنزانیہ کے دو شہروں ٹبورا اور دارالسلام میں یوگنڈا کے شہروں جنجہ اور کمپالا میں اور کینیا کے شہروں نیروبی، ممباسہ اور کسموں میں مشن ہاؤس اور بیت الذکر آپ کے ذریعہ تعمیر کے مراحل سے گزر کر پایہ تکمیل کو پہنچیں۔ علاوہ ازیں اپریل 1938ء میں نیروبی میں پہلی مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام بھی آپ ہی کے ذریعہ عمل میں آیا تھا۔

سواحیلی ترجمہ قرآن

ایک عظیم سعادت جو محترم شیخ صاحب کے حصہ میں آئی وہ قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کی اشاعت ہے۔ سواحیلی زبان اس وقت غالباً دنیا بھر میں دسویں نمبر پر بولی جانے والی زبان تھی۔ اور مشرقی افریقہ کے بیشتر حصہ میں یہ زبان بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ ترجمہ کے کام کا آغاز حضرت فضل عمر کے ارشاد پر نومبر 1939ء میں رمضان کے بابرکت مہینے سے ہوا جو مارچ 1953ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ نظر ثانی اور دیگر متعلقہ امور مکمل ہونے پر 13 مئی 1953ء کو یہ ترجمہ قرآن کریم شائع ہوا۔ اس کا دیباچہ خود سیدنا حضرت فضل عمر نے رقم فرمایا جو سواحیلی میں ترجمہ ہونے کے بعد شامل اشاعت کیا گیا۔ سواحیلی ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت ایک عظیم واقعہ ہے جس سے مشرقی افریقہ کی تاریخ احمدیت میں ایک نئے اور سنہری دور کا آغاز ہوا۔

سواحیلی ترجمہ قرآن کریم کے علاوہ کینیا کے قیام کے دوران 1944ء میں آپ کو سیدنا حضرت بانی سلسلہ کی کتاب ''کشتی نوح'' کا سواحیلی ترجمہ شائع کرنے کی بھی توفیق ملی۔

اشاعتی امور میں ایک اہم کام آپ کو یہ کرنے کا موقع ملا کہ آپ نے جنوری 1936ء سے سواحیلی زبان میں ایک ماہوار رسالہ Mapenzi Ya Mangu کا اجراء کیا۔ اس کے پہلے شمارہ کی اشاعت ایک ہزار تھی جب کہ دوسرے شمارہ سے ہی یہ رسالہ دو ہزار کی تعداد میں شائع ہونے لگا۔ دوسرا اخبار محترم شیخ صاحب نے East African Times کے نام سے جاری کیا۔ آغاز میں یہ رسالہ ماہوار تھا۔ بعد میں اسے بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت پندرہ روزہ کر دیا گیا۔

مرکز سلسلہ میں خدمات

1962ء میں پاکستان واپس آنے کے بعد آپ نائب ناظر اصلاح وارشاد، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن اور سیکرٹری حدیقۃ المبشرین جیسے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ علاوہ ازیں آپ نے بیت اقصیٰ ربوہ خلافت لائبریری ربوہ اور فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے دفاتر کی تعمیر کی نگرانی کے فرائض بھی نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔

برطانیہ اور امریکہ میں مربی انچارج

سترہ سال تک مرکز سلسلہ ربوہ میں اہم خدمات بجالانے کے بعد 1979ء میں آپ برطانیہ کے امیر مربی انچارج مقرر ہوئے جہاں آپ کو دسمبر 1983ء تک خدمات کی توفیق ملی۔ اس چار سالہ قیام کے دوران برطانیہ کے نو مختلف مقامات آکسفورڈ، ساؤتھ ہال، برمنگھم، کرائیڈن، مانچسٹر، بریڈ فورڈ، ہڈرز فیلڈ، جلنگھم اور ایسٹ لندن میں نئے مشن ہاؤسز قائم کرنے کا موقع ملا۔ بلاشبہ یہ ایک غیر معمولی کامیابی تھی۔

1983ء میں آپ کو امریکہ کا مشن انچارج مقرر کیا گیا جہاں آپ نے سات سال سے زائد عرصہ تک اس حیثیت میں خدمات سرانجام دیں اور اس عرصہ میں تیرہ مختلف مقامات پر مشن ہاؤسز کا قیام اور پانچ بیوت الذکر کی تعمیر کی توفیق خدا کے فضل سے آپ کو میسر آئی اور امریکہ ہی میں 1991ء میں آپ اپنے فرائض منصبی سے سبکدوش ہوئے جہاں پر آپ تا وفات مقیم رہے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد خدمات

جماعتی خدمات سے رسمی ریٹائرمنٹ کے بعد بھی محترم شیخ صاحب نے قریباً دس سال تک خدمات کا سلسلہ جاری رکھا آپ نے حدیث کی کتاب ریاض الصالحین کا سواحیلی میں ترجمہ کر کے اسے شائع کروایا، پچاس احادیث قدسی کا سواحیلی میں ترجمہ کر کے اسے خمسین کے نام سے طبع کروایا، نو وارد احمدیوں کے لئے جماعت لندن کی شائع کردہ کتاب ورڈز آف وزڈم اینڈ پیوری فیکیشن کا سواحیلی ترجمہ کیا، اس کے علاوہ بعض چوٹی کے معاندین طاہر القادری، ڈاکٹر اسرار احمد، مفتی آف میامی، اور ٹائن بی کے خیالات کا رد کرنے کیلئے اہم مضامین لکھے۔ اس کے علاوہ امریکہ میں متعدد جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس مخلص اور فدائی خادم سلسلہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب

قسط اول

استنبول میں صحابہ رسولؐ کے مزارات

جنگ خندق سے قبل مسلمان مدینہ کے اردگرد خندق کھودنے میں مصروف ہیں۔ ایک مقام پر ایک ایسا سخت پتھر ہے جو ٹوٹنے میں نہیں آتا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے۔ آنحضور ؐ بنفس نفیس تشریف لاتے ہیں۔ کدال ہاتھ میں لے کر پتھر پر ضرب لگاتے ہیں۔ پتھر میں سے ایک چنگاری نکلتی ہے۔ آنحضور ﷺ اللہ اکبر کہہ کر زور سے نعرہ بلند کرتے ہیں۔ صحابہ کرام ؓ بھی اللہ اکبر کہہ کر نعرہ لگاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دوسری بار پھر ضرب لگاتے ہیں۔ پتھر میں سے پھر چنگاری نکلتی ہے۔ آنحضرت ﷺ دوبارہ اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ آنحضرت کے صحابہ بھی اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ تیسری بار آنحضور ﷺ پھر پتھر پر ضرب لگاتے ہیں۔ پھر چنگاری بلند ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ پھر نعرہ بلند کرتے ہیں۔ صحابہ رسول بھی نعرہ تکبیر بلند کرتے ہیں۔ پتھر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ سے عرض کی جاتی ہے کہ اے خدا کے رسولؐ! آپؐ نے نعرہ تکبیر کیوں بلند کیا؟ آپؐ فرماتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے قیصر و کسریٰ کے محلات کی چابیاں عطا فرمائیں۔ اور یمن کے باغات کے ملنے کی بشارت عطا فرمائی ہے۔

"قیصر" مشرقی رومن سلطنت کے بادشاہ کا لقب ہے۔ سلطنت کا پایۂ تخت قسطنطنیہ ہے۔ مشرقی رومن سلطنت دنیا کی دو عظیم سلطنتوں میں سے ایک ہے۔ سلطنت کی رعایا عیسائی ہے۔ عیسائی دنیا کا موجود الوقت سب سے بڑا گرجا استنبول میں ہے۔

آنحضور ﷺ پیشگوئی فرماتے ہیں:

"لتفتحن القسطنطنیۃ فلنعم الامیر امیرھا ولنعم الجیش [illegible]"

یعنی قسطنطنیہ ضرور فتح کیا جائے گا اور مسلمان ایک دن ضرور اس شہر میں فاتحانہ شان میں داخل ہونگے۔ وہ امیر کیا ہی پیارا [illegible] فتح [illegible] کا اور وہ لشکر بھی کیا ہی عمدہ لشکر ہے جس کے ہاتھوں یہ شہر فتح ہوگا۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضور ﷺ ام حرامؓ بنت ملحانؓ کے گھر میں داخل ہوئے۔ ام حرامؓ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی اہلیہ تھیں۔ ام حرام نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ اور آپؐ کے بالوں کو صاف ستھرا کر کے کنگھی کی۔ پھر آنحضور ﷺ سو گئے۔ جب آنحضور ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ ام حرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں اپنی امت کے بعض لوگوں کو سمندر میں سفر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ اس طرح شان کے ساتھ سمندر کی لہروں پر سے ہوتے ہوئے جہاد کی غرض سے جا رہے تھے۔ جیسے بادشاہ اپنے تخت پر شان و شوکت سے بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ میں خواب میں ان کو دیکھ کر خوشی سے ہنس رہا ہوں۔ حضرت ام حرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ میں بھی اس لشکر میں شامل ہو جاؤں جو سمندر میں سفر کرتے ہوئے جہاد کے لئے نکلے گا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تم ان میں سے ایک ہو۔ خدا تعالیٰ نے اس لشکر کے لئے جنت واجب کر دی ہے۔ اس کے بعد آنحضور ﷺ دوبارہ سو گئے۔ جب دوبارہ بیدار ہوئے تو پھر خوشی سے ہنس رہے تھے۔ ام حرامؓ کے دریافت کرنے پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت کے وہ لوگ دکھائے گئے ہیں جو قیصر کے شہر میں (یعنی قسطنطنیہ میں) داخل ہو رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بھی بخش دیا ہے۔ حضرت ام حرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ دعا کیجئے میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں۔ تم ان میں سے نہیں ہو۔ البتہ تم پہلے لشکر میں سے ہو۔

(بروایت صحیح بخاری کتاب الجہاد)

ان تمام روایات سے یہ پتہ لگتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے مشرقی رومن ایمپائر کے پایہ تخت کے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہونے کی پیشگوئی دی تھی۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ یہ فتح بحری بیڑے کے ہاتھوں ہوگی۔ آنحضور ﷺ کی ان پیشگوئیوں کے پیش نظر مسلمانوں نے متعدد بار قسطنطنیہ اور دیگر رومی علاقوں پر حملہ کیا۔ آنحضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ اور صحابیات رسولؐ بھی ان لشکروں میں شامل رہے جو رومی علاقوں بالخصوص قسطنطنیہ کی فتح کے لئے نکلے تھے۔ ان میں سے متعدد اصحاب رسولؐ ان علاقوں میں مدفون ہیں۔ قسطنطنیہ (قدیم شہر) اور اس کے قرب و جوانب میں بھی بہت سے اصحاب رسولؐ کے مزار ہیں۔ جن کا تذکرہ اہل ایمان کے لئے یقیناً مفید ہو گا۔

شام رومن سلطنت کا ایک حصہ تھا۔ مسلمانوں کے ہاتھوں شام فتح ہوا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں حضرت امیر معاویہؓ شام کے گورنر تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کی زیر نگرانی پہلا مسلمان بیڑا تیار کیا گیا۔ انہیں کے زمانہ میں جزیرہ قبرص اسلامی علاقہ میں شامل ہوا۔ حضرت ام حرامؓ بھی اس بحری بیڑے کے ساتھ قبرص پہنچیں جو قبرص پر حملہ آور ہونے کی خاطر وہاں پہنچا تھا۔ آپؓ عمر رسیدہ تھیں۔ گھوڑے سے گر گئیں اور وہیں آپ کی وفات ہوئی۔ اور قبرص میں ہی دفن کی گئیں۔ اس طرح آنحضور ﷺ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آنحضور ﷺ نے حضرت ام حرامؓ کے بارہ میں بیان فرمائی تھی۔ جب قبرص ترکوں کے ہاتھوں فتح ہوا تو 1760ء میں آپؓ کا مزار تعمیر کیا گیا۔ 1974ء میں قبرص کی تقسیم کے بعد حضرت ام حرامؓ کا مزار یونانی حصہ میں شامل ہو گیا جو قبرص کے لارناکا (Larnaca) شہر میں واقع ہے۔

جہاں تک قسطنطنیہ (موجودہ استنبول) کی فتح کا تعلق ہے اس کی تاریخ خاصی طویل ہے۔ مسلمانوں نے متعدد بار اس شہر پر حملہ کیا اور شہر کا محاصرہ کر کے اس شہر کو فتح کرنے کی کوشش کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عرب مسلمانوں نے پانچ مرتبہ اور ترک مسلمانوں نے چھ مرتبہ اس شہر پر حملہ کیا سب سے پہلی بار حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا۔ اس لشکر کا امیر حضرت امیر معاویہؓ کا بیٹا یزید بن معاویہ تھا۔ مرآۃ اور عینی کے مؤلفین کے بیان کے مطابق اس لشکر کے امیر حضرت سفیان بن عوفؓ تھے۔ البتہ یزید بھی اس لشکر میں شامل تھا۔ (مرآۃ۔ مشکوۃ شریف کی اور عینی۔ صحیح بخاری کی شرح ہے)

اس لشکر میں حضرت ابوایوب انصاریؓ میزبان رسولؐ بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ۔ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابن زبیرؓ کے علاوہ دیگر بہت سے صحابہ رسولؐ اس لشکر میں شامل تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ میں ستائیس صحابہ رسولؐ شہید ہوئے۔ لیکن ان قبروں کا معین علم کسی کو نہیں۔ پروفیسر سہیل انور (Suheyl Unver) کے خیال کے مطابق "توقلو دوے قبرستان" (Toklu Dede) اور "ینی حوض" میں متعدد اصحاب رسولؐ کی قبریں موجود ہیں۔ لیکن ان کے اسماء کسی کو معلوم نہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ کونسی قبر میں کون سے بزرگ مدفون ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قبل ذکر ہے کہ بعض مزاران اصحاب رسولؐ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں جو استنبول میں مدفون نہیں۔ مثلاً حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کے نام سے جو مزار موسوم ہیں ان کے بارہ میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ان بزرگوں کی قبریں نہیں ہیں بلکہ دعا کرنے کی خاطر صرف علامتی قبریں ہیں۔ جس طرح کسی مرحوم کے نام کی تختی لگائی جاتی ہے البتہ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ صرف ان بزرگوں کی علامتی قبریں کیوں بنائی گئی ہیں اور دوسرے صحابہ کرامؓ کے نام کی قبریں (دعا کی خاطر) کیوں تیار نہیں کی گئیں۔

یہ بات بھی یقیناً احباب کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی کہ ہرچند کہ عرب سارے قسطنطنیہ شہر کو تو فتح نہ کر سکے البتہ 98ھ یا 716ء میں اموی جرنیل مسلمہ بن عبدالملک کی زیر نگرانی ایک مسلمان عرب لشکر نے قسطنطنیہ کی فصیل سے متصل "غالاطہ" (Galata) پر قبضہ کر لیا اور وہاں مسجد تعمیر کی۔ غالاطہ۔ استنبول کے فصیل والے قدیم حصہ سے تو باہر ہے البتہ موجودہ شہر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان مسلمان عربوں نے حتی المقدور اپنے بزرگوں کی قبروں کی حفاظت کی جس کی وجہ سے بعض اصحاب رسولؐ کے مزار واضح ہو گئے ہیں۔ البتہ بہت سی ایسی قبریں ابھی تک گوشہ گمنامی میں ہیں اور یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ یہ قبر ایک مسلمان کی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ وہاں کون مدفون ہے۔

عرب مسلمانوں نے قسطنطنیہ کا پہلی بار 32ھ (12/اگست 652ء) کو محاصرہ کر لیا۔ احمد جودت پاشا نامی مشہور ترک مورخ کے بیان کے مطابق بالذات حضرت امیر معاویہؓ اس لشکر کے امیر تھے۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں چار بار مزید عربوں نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا لیکن اس شہر کو فتح نہ کر سکے۔ بالآخر یہ شہر 29/مئی 1453ء کو فاتح سلطان محمد کے ہاتھوں فتح ہوا۔ اور اس طرح آنحضورؐ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آنحضور نے سینکڑوں سال قبل فرمائی تھی۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ میزبان رسولؐ کے بارہ میں جودت پاشا نامی مورخ کا بیان ہے کہ آپؓ قسطنطنیہ کے تیسرے محاصرہ میں شریک ہوئے۔ اس لشکر کے امیر سفیان بن عوف تھے۔ لشکر میں حضرت ابوایوب انصاریؓ کے علاوہ

حضرت ابن عباسؓ۔ حضرت ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ بھی شامل تھے۔ علامہ عینی اپنی کتاب "عتق الجمعان فی تاریخ اهل الزمان" میں اس لشکر کا کمانڈر یزید بن معاویہ" بتاتے ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی عمر اس وقت اسی سال سے متجاوز تھی۔ آپؓ بیمار ہوئے۔ بتایا جاتا ہے کہ آپؓ کو اسہال کی تکلیف ہو گئی تھی۔ 52ھ یعنی 672ء میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ آپؓ نے وصیت فرمائی کہ میری نعش کو استنبول (قسطنطنیہ) کی فصیل کے جتنا قریب ہو سکے وہیں دفن کرنا۔ چنانچہ آپؓ کی وصیت کے مطابق آپؓ کو فصیل سے باہر قریباً تین کلومیٹر کے فاصلہ پر خلیج کے کنارے دفن کیا گیا۔ آپؓ کی تدفین رات کے وقت عمل میں لائی گئی۔ خلیج سے مراد بحیرہ مارمورا کی وہ نہر ہے جو موجودہ استنبول کے یورپ میں واقع حصہ کو مزید دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ (یہ وہی سمندری نہر ہے جس کے اندر سلطان محمد فاتح نے خشکی کے راستے بحری جہاز ڈال دیئے تھے اور اس طرح شہر کو فتح کر لیا تھا)۔

شیخ الاسلام خواجہ سعدالدین. تاج التواریخ میں بیان کرتے ہیں کہ استنبول کی فتح کے بعد سلطان محمد فاتح نے اپنے استاد اور مرشد حضرت آق شمس الدین" سے درخواست کی کہ آپ خدا تعالیٰ سے دعا کر کے یہ معلوم کریں کہ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی قبر کس جگہ ہے۔ اس پر حضرت آق شمس الدین نے خلوت میں دعا کی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے رویا میں آپ کو قبر کی جگہ دکھا دی۔ وہاں پر کھدائی کے ذریعہ فی الواقع قبر کے آثار مل گئے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ پتھر کا ایک کتبہ بھی مل گیا جس پر حضرت ابوایوب انصاریؓ نام درج تھا۔ قبر دریافت ہونے کے بعد فاتح سلطان محمد نے 1453ء میں وہاں باقاعدہ مقبرہ بنانے کا حکم دیا۔ ایک مدرسہ اور مسافر خانہ بھی تعمیر کیا گیا۔ 1766ء میں شدید زلزلہ کے نتیجہ میں مسجد مسمار ہو گئی۔ چنانچہ سلطان سلیم سوئم نے مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کروایا۔ حافظ حسین ایوان سرائی نے اپنی کتاب "حدیقۃ الجوامع" میں بیان کیا ہے کہ بہت سے سلاطین اور امراء نے بعد میں وقتاً فوقتاً بہت سے اضافے کئے اور بعض نئی عمارات تعمیر کروانے کے علاوہ نئے مینارے بھی تعمیر کروائے۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مزار پر لکڑی کا ڈبہ رکھا ہے جس پر چاندی کا خول چڑھا ہوا ہے۔ جس پر عربی رسم الخط میں عبارت لکھی ہوئی ہے۔ اسے سلطان محمود دوئم نے تیار کرایا تھا۔ تحریر کا کچھ حصہ سلطان محمود دوئم کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ باقی عبارت مصطفیٰ راقم آفندی نامی خطاط کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مزار کے ارد گرد قبرستان ہے جس میں بہت سے شہزادوں شہزادیوں. وزراء سلطنت اور فوجی جرنیلوں کی قبریں ہیں۔

عاجز جب پاکستان سے پہلی بار ترکی روانہ ہونے والا تھا۔ تو بہت سے بزرگوں نے عاجز کی عزت افزائی کی۔ ان میں سے دو بزرگوں کا خصوصی تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو استاذی المکرم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مرحوم ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ساری عمر مثنوی مولانا روم تو میں پڑھتا رہا لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے مزار کی زیارت کی توفیق تمہیں مل رہی ہے۔ جب وہاں پہنچو تو میری طرف سے بھی دعا کرنا۔ اسی طرح میزبان رسولؐ کی قبر پر دعا کرنا۔ دوسرے بزرگ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب تھے۔ انہوں نے عاجز کو اپنے ہاں چائے پر مدعو کیا اور بڑے ہی درد بھرے انداز میں میزبان رسولؐ کے مزار پر جا کر دعا کے لئے کہا۔ یہ دونوں بزرگ خدا کو پیارے ہو چکے ہیں۔

میزبان رسولؐ حضرت خالد بن زید' ابوایوب انصاریؓ کی قبر کے علاوہ بعض اصحاب رسولؐ کی قبریں بھی استنبول میں بیان کی جاتی ہیں۔ لیکن آپؓ کی قبر کی طرح مرجع عوام نہیں۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کا مزار تو مرجع خلائق ہے۔ ہر وقت وہاں پر عوام کا جمگھٹا رہتا ہے۔ بالخصوص لوگ بچوں کے ختنے کرانے سے پہلے بچوں کو خوبصورت (فوجی قسم کا) لباس پہنا کر آپؓ کے مزار پر لاتے ہیں۔ بعض لوگ مزار کے سامنے قالین پر بیٹھ کر تلاوت قرآن کریم میں مصروف نظر آتے ہیں۔ یہ کیفیت باقی قبروں کی نہیں ہے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کا مزار جس جگہ ہے اس سارے محلے کو "ایوب سلطان" کہا جاتا ہے۔

.....توجہ مصطفیٰ پاشا استنبول کا وہ قدیم محلہ ہے جو فصیل کے اندر واقع ہے۔ وہاں پر ایک مسجد ہے جسے "جابر کی مسجد" کا نام دیا جاتا ہے۔ وہاں پر حضرت جابر بن سمرہؓ کے نام کا کتبہ لگا ہے اور قبر تیار کی گئی ہے لیکن جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے یہ قبر علامتی ہے اور دعا کی خاطر تعمیر کر کے کتبہ لگا دیا گیا ہے ورنہ فصیل کے اندر ایک صحابی کی قبر عیسائیوں کے زمانہ میں تعمیر کیا جانا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ صحابی. حضرت ابوایوب انصاریؓ کے ساتھ ہی قسطنطنیہ (موجودہ استنبول) کے محاصرہ میں شامل ہوئے تھے۔ مسجد کے دروازے پر عثمانی (قدیم ترکی) زبان میں مرحوم کے بارہ میں ایک نظم بھی درج ہے۔ یہ نظم ترک شاعر عارف نے 1888ء میں لکھی تھی۔

.....ایک اور صحابی کی قبر بھی توجہ مصطفیٰ پاشا کی جامع مسجد میں موجود ہے۔ یہ حضرت جابر بن عبداللہ ہیں۔ آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ بہت سے غزوات میں شرکت کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ خندق کے موقع پر آپؓ نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کی تھی۔ آنحضور ﷺ سینکڑوں اصحاب کے ساتھ دعوت میں شریک ہوئے۔ آنحضرت ﷺ کی دعا سے تھوڑا کھانا سینکڑوں اصحاب کے لئے کافی ہو گیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ کی وفات مدینہ میں ہوئی۔ اور 74ھ میں یعنی 694ء میں مدینہ میں مدفون ہوئے۔ ظاہر ہے کہ توجہ مصطفیٰ پاشا مسجد میں جو مزار ہے وہ علامتی طور پر دعا کی غرض سے تعمیر کیا گیا ہے۔ کیونکہ بتایا جاتا ہے کہ آپؓ بھی استنبول (قسطنطنیہ) محاصرہ میں شریک ہوئے تھے۔

.....ایک اور صحابی حضرت جابر بن سمورہؓ کا مزار بھی استنبول میں ہے۔ آپؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بھانجے تھے۔ استنبول کے محاصرے میں شریک ہوئے لہٰذا دعا کی خاطر آپؓ کی قبر تیار کی گئی۔ ویسے آپؓ کی وفات 74ھ یا 694ء میں عراق میں ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ "جابر" نام کے چوبیس اصحاب رسولؐ ہیں۔

.....ایک اور صحابی حضرت کعبؓ کا مزار ایوب سلطان جانے والے راستہ میں ایوان سرائے کے قریب "چنار" نامی جگہ پر اور "بلٹ لك دیغرمنی" نامی مقام کے قریب ہے۔ مزار کا دروازہ سبز رنگ کا ہے۔ مزار کی چار کھڑکیاں ہیں۔ دروازہ پر ایک لوح مزار ہے جس کی تحریر یوں ہے۔ "اصحاب میں سے حضرت کعبؓ"۔ بتایا جاتا ہے کہ کعب کے نام کے متعدد اصحاب رسول ہوئے ہیں۔ ان میں سے سترہ اصحاب کے نام "الاستیعاب" نامی کتاب میں موجود ہیں۔ یہ پتہ نہیں لگ سکا کہ یہ مزار ان اصحاب میں سے کس کا ہے۔

.....نافذ حسین ایوان سرائی کے بیان کے مطابق توقلی ددے کے مقام پر حضرت ابوشعبتہ الخدریؓ کا مزار موجود ہے۔ مزار کے ارد گرد لوہے کا جنگلہ ہے۔ یاد رہے کہ توقلی ددے (Toklu Dede) کی مسجد کلیسا کو بدل کر بنائی گئی تھی۔ مزار کے باہر والے برآمدے میں "احمد الانصاریؓ" نامی صحابی کی قبر بتائی جاتی ہے۔ ایوان سرائے کے گیٹ کے اندر "بالاط" والی طرف سے توجہ مصطفیٰ پاشا مسجد کے صحن میں حضرت جابر بن سمرہؓ کی قبر ہے۔ بعض کے نزدیک یہ قبر حضرت جابر بن عبداللہ کی ہے۔

....."چنار چشمہ" نامی جگہ پر توجہ مصطفیٰ پاشا محلہ میں ایک قبر ہے جس کے بارہ میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت ابوذر غفاریؓ کی قبر ہے۔ قبر کے نزدیک ہی ایک مسجد ہے جو شہید علی پاشا نے تعمیر کرائی تھی۔

.....ایک اور مزار "قریہ" نامی جگہ پر ہے۔ یہ جگہ ادرنہ قاپی اور توپ قاپی کے درمیان ہے۔ یہاں کی مسجد پہلے ایک گرجا تھا۔ استنبول کی فتح کے بعد گرجا کو مسجد میں تبدیل کر دیا گیا۔ جمہوریہ کے اعلان کے بعد اس مسجد کو میوزیم کا نام دے دیا گیا۔ یہاں ایک مدرسہ بھی بعد میں کسی وقت تعمیر کیا گیا جس کے بائیں طرف دروازے اور کھڑکی کے اوپر ایک لوح مزار ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: "اصحاب کرام" میں سے ایک ابوسعید الخدری"

.....ایک اور قبر "اغری قاپی" کے اندر ہے۔ یہ قبر "آوجی محمد بک" محلہ میں مسجد کے سامنے والے مدرسہ کے صحن میں ہے۔ یہ قبر شعبہ نامی ذات کی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ شعبہ کون ہے۔

......"اغری قاپی کے اندر والی طرف ایک قبر ہے جس پر یہ تحریر ہے کہ یہ "اصحاب کرام" میں سے حافر کی قبر ہے"۔

.....ایوان سرائے کے دروازے کے باہر ایوب سلطان محلے کی طرف جانے والے راستے پر کسی زمانہ میں ایک مکتب ہوا کرتا تھا جسے خدیجہ سلطان نامی شہزادی نے تعمیر کروایا تھا۔ وہاں پر ایک صحابی مدفون بتائے جاتے ہیں جن کا اسم گرامی "محمد الانصاریؓ" بتایا جاتا ہے۔

....."سلطان حمامی" نامی جگہ کے سامنے ایک راستہ نیچے کی طرف جاتا ہے جس کا نام "حسن+حسین کا راستہ" ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ دونوں بچے حضرت ابوایوب انصاریؓ کی خدمت پر مامور تھے اور بازنطینی عیسائیوں کے ساتھ ہونے والی جنگ میں شہید ہوئے۔ راستہ کے ایک طرف حسن کا مزار ہے اور راستہ کے دوسری جانب "خواجہ قاسم کی محراب" کے سامنے حسین کا مزار بتایا جاتا ہے ظاہر ہے کہ یہ دونوں نوجوان اصحاب میں سے نہیں تھے البتہ بتایا جاتا ہے کہ میزبان رسول کی خدمت پر مامور تھے۔

مندرجہ بالا معلومات "نافذ حسین ایوان سرائی" کی کتاب "حدیقۃ الجوامع" سے جمع کی گئی ہیں۔

.....توقلی ددے (Toklu Dede) کے قبرستان میں (ایوان سرائے میں فصیل کے ساتھ) ایک قبر ہے جس کے بارہ میں خیال ہے کہ حضرت ابوشبیتہ الخدریؓ کی قبر ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ آپؓ آنحضرتؐ کے رضاعی بھائی تھے۔ آپؓ بھی قسطنطنیہ کے محاصرہ میں شریک ہوئے۔ ابن حجر عسقلانی" "الاصابہ فی تمییز الصحابہ" نامی کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ آپؓ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ استنبول کے محاصرہ میں شامل ہوئے اور یہیں وفات پائی۔ سلطان محمد دوئم نے آپؓ کے مزار کو از سرنو تعمیر کروایا۔ وقائع نویس اسعد آفندی نے مزار کی تعمیر نو کے بارہ میں ایک نظم لکھی جس کا قلمی نسخہ سلیمانیہ کتب خانہ استنبول کے اسعد آفندی والے حصہ میں موجود ہے۔ (اس وقت مزار اچھی حالت میں نہیں ہے)۔

جاری ہے

....

آنکھوں کا عطیہ دینا
صدقہ جاریہ ہے

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

"فرقہ وارانہ نفرت"

جناب اطہر ندیم صاحب پاکستانی معاشرے میں فرقہ وارانہ نفرت کے خوفناک نتائج کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ملک میں کوئی بھی حکومت ہو محرم کی آمد کے ساتھ ہی گوناگوں اندیشوں میں گھر جاتی ہے۔ عاشورہ محرم تک امن وامان برقرار رکھنا اور ان دس دنوں کو خیروعافیت سے گزار دینا ہر حکومت کے لئے سب سے بڑا چیلنج بن جاتا ہے۔ یہ دن انتظامیہ کے کڑے امتحان کے دن ہوتے ہیں اور اگر ان دنوں میں فرقہ وارانہ فساد نہ ہو، دہشت گردی کی وارداتیں نہ ہوں اور عزاداری کے جلوس پرامن طریقے سے اپنے مقررہ راستوں پر سے ہوتے ہوئے اپنی منزل تک پہنچ جائیں تو انتظامیہ کے بڑے اہلکار اور حکام ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیتے ہیں۔ عوام سکھ کا سانس لیتے ہیں۔ وہ ہر روز صبح سہمے سہمے اخبارات اٹھاتے ہیں اور ان کے صفحہ اول پر ڈرتے ڈرتے نظر ڈالتے ہیں کہ کہیں کوئی چیختی چنگھاڑتی اور خون برساتی سرخی سے تو سامنا نہیں ہوگا؟ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ پاکستان میں ہی کیوں؟ دنیا میں اور بھی تو مسلمان ملک ہیں وہاں تو کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ نہ ہی حکومت اور نہ ہی عامۃ الناس نئے اسلامی سال کے پہلے دس دن اس اذیت میں گزارتے ہیں جو اہل پاکستان کا مقدر بن چکی ہے۔

آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ کیا دوسرے اسلامی ممالک میں بسنے والے مسلمان نہیں ہیں۔ یہ بات مسلمانان پاکستان کو سوچنا چاہئے اور سچے دل اور ٹھنڈے دماغ سے اس کی کھوج کرنی چاہئے کہ آخر فرقہ وارانہ نفرت کے لاوے ان ہی کے ملک میں کیوں پھوٹتے ہیں۔

دنیا کا کوئی اور ملک بتا دیں جہاں عبادت گاہیں غیر محفوظ ہوں۔ جہاں لوگ سکون قلب سے بارگاہ خداوندی میں سر بسجود بھی نہ ہو سکتے ہوں اور پھر یہ اعزاز پاکستان کو ہی کیوں حاصل ہے۔...... برصغیر کا مسلم معاشرہ فرقہ وارانہ اختلاف تو رکھتا تھا لیکن فرقہ وارانہ نفرت سے کافی دور تھا۔ اس معاشرے نے فرقہ وارانہ نفرت کو سماجی زندگی اور سماجی تعلقات میں داخل نہیں ہونے دیا۔

ہندوستان میں شیعہ سنی فسادات دور انگلیشیہ کی پیداوار رہیں جس طرح ہندو مسلم فسادات ان کی دین تھے تاہم اس دور میں کبھی کبھار جو شیعہ سنی فسادات ہوئے انہوں نے مسلم معاشرے کی سماجی زندگی کبھی متاثر نہیں کی۔ ان کے اثرات محدود اور وقتی رہے اور وسیع المشربی کا یہ اصول آج بھی کارفرما ہے گو فرقہ وارانہ تنظیمیں بہت زور لگاتی رہیں کہ عام مسلمان بھی ایک دوسرے سے الجھے مگر انہیں اس میں رتی بھر کامیابی نہیں ہوئی آج بھی شیعہ قتل ہوں یا سنی جنازے مشترکہ طور پر ہی اٹھائے جاتے ہیں اور ان کی تجہیز و تکفین یا زخمیوں کی تیمارداری میں سب مشترکہ طور پر حصہ لیتے ہیں۔ مسجدوں پر فائرنگ ہو یا امام بارگاہوں پر عام لوگوں نے کبھی کسی انتقامی کارروائی میں حصہ نہیں لیا۔

اس ساری بات کے باوجود یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ یہ فرقہ وارانہ نفرت کی آگ یکایک پاکستان میں کیسے پھوٹ پڑی۔ بعض حلقوں کا خیال ہے کہ ایران اور سعودی عرب کی چپقلش نے پاکستان میں اس آگ کو بھڑکایا۔ بعض لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ضیاء الحق کے دور میں نفاذ فقہ جعفریہ کی تحریک علامہ عارف الحسینی کی قیادت میں جس طرح سے اٹھی اور اس نے جس جوش و جذبے اور تنظیم کا مظاہرہ کیا اس نے ضیاء الحق کو کافی ہلا دیا اور انہیں پہلی بار ایک تنظیم کی عسکری صلاحیت کا بھی اندازہ ہوا اس نے نہ صرف حکومت بلکہ بعض سرکردہ اسلامی ممالک کو بھی چوکنا کر دیا۔ چنانچہ اس سے زیادہ شدت پسند تنظیمیں منظم ہونے لگیں۔ بعض گمنام مولوی سامنے آنے لگے جن کے پاس جوتا خریدنے کو پیسہ نہیں تھا پجارو گاڑیوں کے غول کے غول ان کے حوالے کر دیئے گئے۔ پھر امریکہ اور ایران کی چپقلش نے بھی پاکستان کی بدقسمتی میں اضافہ کیا...... جس قسم کی مذہبی شدت پسندی آج کل پاکستان اور افغانستان میں دیکھنے کو آ رہی ہے اس کا مظاہرہ انیسویں صدی کے اختتام اور بیسویں صدی کے آغاز میں نجدی قبائل اور ان کے نواحی علاقوں میں دیکھنے میں آیا۔ اس زمانے میں ان کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ وہ لشکر جمع کر کے کربلاء معلّی کی زیارت گاہوں کو گرانے نکل کھڑے ہوئے تھے کچھ اسی قسم کی فضاء پاکستان میں بنتی جا رہی ہے جو ایک سطح پر پہنچ کر داخلی تصادم کو ہوا دے گی۔ موجودہ حکومت کو دانشمندی اور دوراندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا جائزہ لینا چاہئے اسے اس امر کا ادراک حاصل کرنا چاہئے کہ اس شدت پسندی کو ہوا کیونکر ملی اس کے عوامل کیا ہیں۔ اس کے استیصال کے لئے جامع منصوبہ تیار کرنا چاہئے۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے جو اس معاشرے کی بنیادیں تک ہلا کر رکھ دے گا بلکہ بڑی حد تک تو اس نے یہ بنیادیں ہلا دی ہیں۔ موجودہ حکومت کو زیب نہیں دیتا کہ وہ ایسے عناصر کے سامنے معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرے۔ اگر دوسرے ملکوں میں مسلم معاشرے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں تو پاکستان میں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔ جس کی گزشتہ روایت ہی صلح کل اور وسیع المشرب معاشرے کی ہے۔

(روزنامہ "دن" لاہور 15/اپریل 2000ء)

قحط الرجال یا تنگ نظری

خالد اقبال یاسر صاحب مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

"ہمارا معاشرہ قحط الرجال کا نہیں دراصل تنگ نظری اور تنگ دلی کا شکار ہے۔ ہم کسی لائق شخص کی لیاقت کا اعتراف کرنے کی بجائے اس کی راہ میں روڑے اٹکانے لگتے ہیں۔ اسے سازشوں کا شکار کر دیتے ہیں۔ میرٹ کی بے حرمتی اس دور کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ نالائق اور کند ذہن افراد کی اعلیٰ عہدوں پر تعیناتی اور سائنسی، علمی، ادبی اور تحقیقی اداروں میں چور دروازے سے تقرریوں نے ایک ایسی فضا پیدا کر دی ہے جس میں جوہر قابل کے لئے سانس لینا مشکل ہو گیا ہے۔ وہ روٹی کمانے کے چکر میں جتنا کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے جس کسی کو موقع ملتا ہے وہ قانونی یا غیر قانونی ہر طریقے سے ملک سے فرار چاہتا ہے۔ ہمارے مزدور ہمارے کسان، ہمارے ہنرمند پوری دنیا کی تعمیر میں اپنی سخت کوشی سے کام کیوں نہ کریں گے۔ ہمارے ڈاکٹر ہمارے انجینئر، ہمارے سائنس دان، ماہرین معیشت، تعلیم یہاں پاتے ہیں مگر ناقدری کے زخم کھا کر ہجرت کر جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے ناسازگار حالات میں معجزے دکھانے والے سازگار ماحول میں کیا کچھ کر دکھائیں گے۔ ہمارا سماجی، معاشی نظام اور انتظامی ڈھانچہ ایسے لوگوں کی ذہانت کو چرکے لگاتے ہیں۔ اگر وہ انہیں آگے بڑھنے کے ایک خودکار سلسلے میں پرو دے تو دیکھئے کہ یہی خلقت جسے قحط الرجالی کا طعنہ دیا جا رہا ہے۔ ستاروں پر کیسے کمندیں ڈالتی ہیں۔

ایسے لوگ موجود ہیں اور بکثرت موجود ہیں مگر گوشہ نشیں ہیں "آگے بڑھ کر وقت کی لگام تھامنے کی ہمت کھو چکے ہیں۔ انہیں اعتماد نہیں کہ ان کی قدر افزائی ہوگی شکست اور ذلت سے محفوظ رہنے کے لئے وہ سامنے نہیں آتے۔ انہیں تلاش کرنا ہوگا۔ گوشہ نشینی سے باہر لانا ہوگا" انہیں اعتماد دینا ہوا تبھی اس قوم کی کشتی کنارے لگ سکتی"

(روزنامہ "دن" لاہور 22/اپریل 2000ء)

....

....

یزید ایک طبقہ ہے

حامد میر لکھتے ہیں:

جی ایم سید کی سالگرہ کے جلسے میں اکثر مقررین نے صوبائی حقوق پر بات کی لیکن اختر مینگل کی تقریر میں پنجاب دشمنی کا رنگ غالب رہا۔ انہوں نے فتوی دیتے ہوئے کہا کہ میں پنجابیوں کو مسلمان سمجھتا ہوں اور نہ انسان بلکہ صرف یزید سمجھتا ہوں جنہوں نے فوج کے ذریعہ ہمارا پانی بند کر رکھا ہے......

آج کے دور کا یزید کوئی ایک صوبہ نہیں بلکہ ایک طبقہ ہے۔ بہادری یہ نہیں کہ صرف ایک صوبے کے یزیدوں کو للکارا جائے بہادری یہ ہے کہ تمام صوبوں کے یزیدوں کو للکارا جائے۔ یہ پہلو بھی نظرانداز نہ کیا جائے کہ موسمی حالات کے علاوہ بھارت کی ہٹ دھرمی کے باعث بھی دریاؤں میں پانی کم ہوا ہے۔ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں دریائے سندھ، جہلم اور چناب وغیرہ پر غیر قانونی ڈیم بنا رکھے ہیں۔ اختر مینگل کو یقین نہ آئے تو ہم انہیں ان ڈیموں کا نقشہ فراہم کر سکتے ہیں۔ تاکہ وہ آج کے سب سے بڑے یزید سے واقف ہو سکیں۔

(روزنامہ اوصاف 19 فروری 2001ء)

پوسٹ مارٹم

پوسٹ مارٹم وہ واحد طریقہ ہے جس سے موت کے اصل سبب کا تعین کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ مرنے والا کس وقت اور کن حالات میں مرا تھا۔ پوسٹ مارٹم میں لاش کا پیٹ اور سینہ کو چیر کر معائنہ کیا جاتا ہے۔ کھوپڑی بھی کھول لی جاتی ہے اور ڈاکٹر اگر ضروری سمجھے تو اندرونی اعضاء کیمیائی تجزیئے کے لئے نکال لیتا ہے۔ بعد میں لاش کا پیٹ اور کھوپڑی کو بند کر کے سی دیا جاتا ہے اور لاش وارثوں کے حوالے کر دی جاتی ہے۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ کی عدالت میں خاص اہمیت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر استغاثہ یہ ثابت کرے کہ مقتول کو کلہاڑی کے وار کر کے مارا گیا ہے اور پوسٹ مارٹم رپورٹ میں یہ لکھا ہو کہ مقتول کے جسم پر چاقو کے زخم کے نشانات پائے گئے ہیں تو ملزم کو شک کا فائدہ بھی مل سکتا ہے۔

ڈوب کر مرنے والے انسان کو آکسیجن نہیں ملتی اور اس کا سانس بند ہو جاتا ہے۔ پانی میں گرنے سے اچانک خوف سے بھی دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے اور دماغ کی وریدیں پھٹ جاتی ہیں۔ ڈوب کر مرنے والوں کی آنکھیں ادھ کھلی اور پتلیاں پھیلی ہوتی ہیں۔ زبان پھول جاتی ہے۔ ناک اور منہ سے جھاگ آنے لگ جاتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کی جلد سکڑ جاتی ہے۔ پھیپھڑوں، معدے اور آنتوں میں پانی بھرنے کی وجہ سے یہ اعضاء پھول جاتے ہیں۔ پانی کے علاوہ ریت اور مٹی کے ذرات بھی ملتے ہیں جو اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ مرنے والا ڈوب کر مرا ہے۔

الفضل میگزین

نمبر 54

تحریر و ترتیب: فخر الحق شمس

پسندیدہ لوگ

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں- اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے-

(رسالہ الوصیت- روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

خبر لے اے مسیحا درد دل کی
تیرے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے-

(کلام محمود)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب

پیدائش: یکم جنوری 1896ء بمقام مالیر کوٹلہ

وفات: 18 ستمبر 1961ء بمقام لاہور

تدفین: بہشتی مقبرہ ربوہ

حضرت مسیح موعود سے رشتہ- آپ حضرت مسیح موعود کے داماد اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے شوہر تھے-

والد گرامی کا نام- حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب

اہم سعادتیں-

☆ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق ابن رفیق تھے

☆ نہایت شکر گزار عابد اور پرہیزگار وجود تھے

☆ سلسلہ کی اہم خدمات کی توفیق ملی مثلاً ناظر تالیف و اشاعت و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان-

☆ اولین مجلس شوریٰ 1922ء اور بعد کی متعدد مجالس شوریٰ میں شرکت کا موقع ملا-

☆ مالی قربانیوں میں پیش پیش رہے- تحریک جدید کے پنج ہزاری میں بھی شامل تھے-

آپ کے پاس حضرت مسیح موعود کے تبرکات مثلاً کوٹ کرتا پاجامہ اور صندوقچی وغیرہ موجود تھے-

تنظیمی کاموں کی اہمیت

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:-

"وہ دن آنے والا ہے جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے لیکن ان لوگوں کی اولادوں کو جو اس وقت جماعتی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے دھتکار دیا جائے گا- جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گی اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے اس وقت ان لوگوں کی اولاد کہے گی- ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو لیکن کہنے والا انہیں کہے گا جاؤ تمہارے باپ دادوں نے اس مشورہ کو اپنے وقت میں رد کر دیا تھا- اور جماعتی کاموں کی انہوں نے پرواہ نہیں کی تھی اس لئے تمہیں بھی اب اس مشورہ میں شریک نہیں کیا جائے گا-

پس اس غفلت کو دور کرو اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اور اسے سو حرج کر کے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے- اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن وہ خود الٰہی انعامات سے محروم ہو جائے گا-"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1956ء ص 24)

بشاشت کے ساتھ

حضرت مولوی شیر علی صاحب گھر میں ایک دو بھینیں رکھتے تھے اور لسی لینے والے اکثر آپ کے پاس آیا کرتے تھے- ایک دفعہ مولوی صاحب اپنے کمرہ میں کام کر رہے تھے کہ ایک صاحب اسی غرض کے لئے آتے- آپ نے اٹھ کر لسی لا دی- وہ باہر نکلے تھے کہ دوسرا آ گیا- علیٰ ہذا القیاس نصف درجن کے لگ بھگ آدمی آئے- مولوی صاحب کام چھوڑ کر اٹھتے اور لسی لا دیتے اور آپ کے چہرہ پر بڑی بشاشت ہوتی تھی-

لسی لینے والے اکثر کہتے مولوی صاحب ذرا سا نمک ڈال کر لانا- اگر آپ بھول جاتے تو دوبارہ نمک لا کر دیتے تھے-

(سیرت شیر علی ص 271)

لذیذ پانی

حضرت ابو امامہ باہلیؓ اپنی قوم کو تبلیغ کر رہے تھے مگر قوم مسلسل انکار کر رہی تھی- اس موقع پر انہیں سخت پیاس لگی انہوں نے پانی طلب کیا تو ان کی قوم نے کہا ہم تمہیں ہرگز پانی نہیں دیں گے- یہاں تک کہ تم پیاس سے مر جاؤ-

حضرت ابو امامہ سر پر کپڑا لپیٹ کر سخت گرمی میں پتھروں پر لیٹ گئے- اور بعید نہیں تھا کہ شدت پیاس اور گرمی سے ان کی جان نکل جاتی- مگر خدا اپنے فدائیوں کے لئے غیر معمولی معجزے بھی دکھاتا ہے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ان کے لئے ایک قیمتی پیالہ میں ایسا پانی لایا ہے جس سے زیادہ خوبصورت پیالہ اور لذیذ پانی کبھی کسی نے نہیں دیکھا انہوں نے وہ پانی سیر ہو کر پیا-

یہ معجزہ جب انہوں نے ثبوت کے ساتھ پیش کیا تو ساری قوم ایمان لے آئی-

(مستدرک حاکم جلد 3 ص 642 کتاب معرفۃ الصحابہ مکتبہ النصر الحدیثہ- ریاض)

کھانے میں برکت

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود نے چند مہمانوں کی دعوت کی- اتفاق کی بات عین کھانے کے وقت اتنے ہی مہمان اور آ گئے اور بیت المبارک مہمانوں سے بھر گئی- حضور نے کہلا بھیجا کہ مہمان اور آ گئے ہیں کھانا زیادہ بھجواؤ- حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم نے حضور کو اندر بلا بھیجا اور کہا کہ کھانا تو تھوڑا ہے- ان مہمانوں کے مطابق پکایا گیا تھا جن کے لئے آپ نے کہا تھا- شاید باقی کھانا تو کھینچ تان کر انتظام ہو جائے مگر زردہ تو بہت ہی تھوڑا ہے- میرا خیال ہے زردہ بھجواتی ہی نہیں- باقی کھانا بھجوا دیتی ہوں- حضور نے فرمایا یہ مناسب نہیں تم زردہ کا برتن لاؤ- حضور نے اس برتن پر رومال ڈھانک دیا اور پھر رومال کے نیچے اپنا ہاتھ ڈال کر انگلیاں زردہ میں داخل کر دیں اور دعا کی-

اور پھر فرمایا کہ سب کے لئے کھانا نکالو- خدا برکت دے گا- .... اور پھر زردہ سب نے کھایا اور کچھ بچ بھی گیا-

(روحانی کرشمے ص 48)

کس کی اجازت سے

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود دوستوں کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے- واپسی پر راستہ کے ایک طرف کسی کا کیکر گرا ہوا تھا- بعض دوستوں نے اس کی خود شاخیں کاٹ کر مسواکیں بنالیں- حضرت کے ساتھ اس وقت حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب بھی تھے- جن کی عمر اس وقت 10-12 سال تھی- ایک مسواک کسی بھائی نے ان کو دے دی- اور انہوں نے بوجہ بچپن کی بے تکلفی کے حضرت صاحب سے کہا کہ

"ابا مسواک لے لیں"

مگر آپ نے جواب نہ دیا- پھر دوبارہ بھی کہا حضرت صاحب نے پھر جواب نہ دیا- سہ بارہ پھر کہا-

"ابا مسواک لے لیں"

تو حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ مسواکیں کس کی اجازت سے لی گئی ہیں- اس فرمان کے سنتے ہی سب نے مسواکیں زمین پر پھینک دیں-"

(شمائل احمد صفحہ 55)

روٹی کے ٹکڑے

حضرت مسیح موعود کے ایک نہایت مخلص رفیق شیخ نور احمد صاحب تھے- "ریاض ہند پریس" کے نام سے ان کا ایک پریس تھا- اس میں وہ حضرت اقدس کی کتب چھاپتے رہے- بعض دفعہ وہ اپنا پریس لے کر قادیان آ جاتے- پریس لانے لے جانے میں انہیں نقصان بھی ہوا مگر وہ بہت مخلص تھے جب بھی حضور انہیں بلاتے وہ فوراً حاضر ہو جاتے-

ایک مرتبہ عیسائیوں سے حضرت اقدس کا ایک مباحثہ ہوا- جو جنگ مقدس کے نام سے مشہور ہے- شیخ نور احمد صاحب کے گھر کا واقعہ ہے- شیخ صاحب مباحثے کو چھاپنے اور دوسرے کاموں میں مصروف رہتے تھے- انہوں نے اپنی اہلیہ کو حضرت اقدس کے کھانے کا خاص خیال رکھنے کی تاکید کی ہوئی تھی- مگر اس مباحثے کے دوران بہت زیادہ مہمان آ گئے- مہمانوں کی کثرت اور مصروفیت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ایک دن انہیں رات کا کھانا حضرت اقدس کے لئے رکھنا یا آپ کو پیش کرنا بھول گیا- جب کافی رات گزر گئی- تو حضور نے بڑے انتظار کے بعد کھانے کے بارے میں پوچھا تو سب پریشان ہو گئے- بازار بھی بند ہو چکے تھے کہ وہاں سے لے آتے- حضور کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا "اس قدر گھبراہٹ اور تکلف کی کیا ضرورت ہے دستر خوان میں دیکھ لو- کچھ بچا ہوا ہو گا- وہی کافی ہے- دستر خوان کو دیکھا تو اس میں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے- آپ نے فرمایا- یہی کافی ہیں- اور ان میں سے ایک دو ٹکڑے لے کر کھا لئے اور شکر ادا کیا-

(روحانی کرشمے ص 74)

اطلاعات و اعلانات

تقریب رخصتانہ

عزیزہ مکرمہ راحیلہ شاہد بنت مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کی تقریب شادی مورخہ 22-4-2001 احاطہ کوارٹرز تحریک جدید میں زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید منعقد ہوئی۔

اس موقع پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے عزیزہ راحیلہ شاہد کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم احمد بشیر صاحب ابن مکرم محمد بشیر صاحب بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پڑھا۔ اور دعا کروائی۔

لڑکی اور لڑکا دونوں مکرم میاں محمد دین صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتی اور پڑپوتا ہیں۔

احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ تمام متعلقین کے لئے بہت بابرکت اور بے شمار دینی و دنیاوی ترقیات اور خوشیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین۔

نکاح

عزیزہ بینا جمیل بنت مکرم جمیل احمد پال صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کے نکاح کا اعلان محترم عبدالوہاب شاہد صاحب مربی سلسلہ نے 3 مئی 2001ء کو بعد نماز عصر بیت محمود ربوہ میں ہمراہ مکرم عبدالباسط صاحب ابن عبدالمالک صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ بجق مہر تیس ہزار روپے پڑھا۔ عزیزہ بینا جمیل صاحبہ ماسٹر فیروز الدین پال صاحب مرحوم آف سیالکوٹ کی پوتی ہے اور عبدالباسط صاحب مکرم عبدالسلام صاحب مرحوم آف ماڈرن ٹیلرز کے پوتے ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ملی۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

آپ کے والد صاحب کا نام محترم چوہدری عبدالکریم صاحب تھا۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلوائی۔

آپ ایک صائب الرائے' معاملہ فہم اور مخلص خادم سلسلہ تھے۔ آپ نے بفضل خدا دفتر امور عامہ میں 43 سال تک خدمات سرانجام دیں۔ 1987ء سے 1992ء تک دفتر اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں خدمات کی توفیق پائی۔ آپ کو تین دفعہ اسیر راہ مولا ہونے کا موقع بھی ملا۔ آپ ایک دلیر انسان تھے۔ بڑی جوانمردی سے حالات کا مقابلہ کرتے۔ آپ اکثر جماعتی جلسوں میں تلاوت قرآن کریم اور نظمیں سنایا کرتے تھے۔

آپ کی اہلیہ ہاجرہ بی بی صاحبہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ دو بیٹے بھی کینیڈا میں ہیں۔ ان کے علاوہ 4 بیٹیاں ہیں جو سب کسی نہ کسی رنگ میں خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں۔

3 محترم عبدالرزاق صاحب سابق پی ٹی آئی جامعہ احمدیہ

جماعت احمدیہ کے دیرینہ اور فدائی خادم محترم عبدالرزاق صاحب 24 دسمبر 2000ء کو 64 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ آپکے والد محترم کا نام ماسٹر اللہ بخش صاحب تھا۔ آپ کے نانا حضرت سیٹھ فضل کریم صاحب آف گوجرانوالہ حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے آپ محترم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کے چچا تھے آپ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بطور مہتمم صحت جسمانی اور مہتمم اطفال کئی سال خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے 34 سال کا لمبا عرصہ جامعہ احمدیہ میں بطور پی ٹی آئی خدمات سرانجام دیں۔ جامعہ کی سالانہ کھیلیں اور ہائیکنگ کے گروپس کا انتظام ان کے ذمہ ہوتا۔ طاہر کبڈی ٹورنامنٹ' سالانہ گھڑ دوڑ اور جلسہ سالانہ کے مواقع پر بھی اہم خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

4 مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم میاں رحمت اللہ صاحب والدہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالحکیم اکمل صاحب مرحوم مربی ہالینڈ 6 اپریل 2001ء کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ لجنہ کے دفتر میں باقاعدگی سے خدمت کرتی رہیں۔ جماعتی سکول میں بھی بطور استانی خدمات سرانجام دیں۔ حسن عمل اور نیک طبیعت کی وجہ سے بہت مقبول تھیں۔ خاندان کی خواتین مبارکہ بھی ان کو عزت اور احترام سے دیکھتیں اور ان کو بڑھاپے کی وجہ سے گھر میں بھی ملنے اور دیکھنے جاتیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)

بقیہ صفحہ 2

اس موقع پر موسی قبیلے کے بادشاہ Mogho Naba نے اپنے ایک نمائندہ کو ایک عدد قرآن کریم اور پانچ ہزار فرانک سیفا تحفہ دے کر بھیجا۔

اس افتتاحی تقریب اور جلسہ کے موقع پر 12 دیہات کے 425 افراد نے شرکت کی۔ 300 غیر از جماعت افراد شامل ہوئے۔ اس موقع پر بھی احباب کی کھانے اور مشروب سے تواضع کی گئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 مارچ 2001ء)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال

مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ احتجاجی ریلیاں منعقد کی گئیں۔ فوج نے لاٹھی چارج کیا کشمیریوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے خلاف تاجروں کی طرف سے دی گئی کال پر ہونے والی ہڑتال سے کاروبار زندگی ٹھپ ہو کر رہ گیا۔ ٹریفک بھی معطل رہی۔ لاٹھی چارج سے کئی مظاہرین زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے بھارتی کیمپ اور گاڑی راکٹوں سے اڑا دی۔ کرنل سمیت 18 فوجی ہلاک ہو گئے۔ بھارتی فوج نے گولہ باری کر کے ایک مکان کو تباہ کر دیا۔

سلامتی کونسل کی رکنیت میں اضافے کا پینل

پاکستان نے سلامتی کونسل کی رکنیت میں اضافے کے لئے بنائے گئے پینل کو مایوس کن قرار دیا ہے۔ پینل کی سفارشات میں کئی اہم تجاویز نظر انداز کر دی گئی ہیں جن پر اس سے پہلے اتفاق رائے کیا گیا تھا۔ سلامتی کونسل کی توسیع فیصلہ سازی اور کونسل کے طریقہ کار کے تمام امور کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندے شمشاد احمد خان نے سلامتی کونسل کے صدر سے ملاقات کر کے ان سے مسئلہ کشمیر اور افغانستان کے مسئلہ پر بات چیت کی۔

امریکہ غلط حرکتیں بند کرے

امریکہ نے چین پر جاسوس طیاروں کی پروازیں دوبارہ شروع کرنے پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ غلط حرکتیں بند کر دے۔ چین نے کہا ہے کہ اپنے ساحلی علاقوں پر امریکی پروازوں کی مخالفت کرتے ہیں اب بھی شدید احتجاج جاری رکھیں گے۔ امریکہ کو سبق سیکھنا چاہئے اس کا طیارہ واپس نہیں کریں گے۔ امریکہ نے بتایا کہ اس کا جاسوس طیارہ کسی حادثے کے بغیر بحفاظت واپس آ گیا

دنیا کے سب سے بڑے کارگو جہاز کی پرواز

یوکرائن میں دنیا کے سب سے بڑے کارگو جہاز کی کامیاب آزمائشی پرواز کی گئی۔ طیارہ 25 ٹن سامان لے جا سکتا ہے۔ اسے فرانس میں عالمی ائر شو کی نمائش میں پیش کیا جائے گا۔

اسرائیلی حملوں پر امریکہ کی تشویش

امریکہ نے فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کے مسلسل حملوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ واشنگٹن میں محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اس قسم کی کارروائیوں سے علاقے میں قیام امن کی بحالی کے عمل کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ یورپی یونین نے بھی اسرائیل پر تنقید کی ہے جسے اسرائیلی وزیر خارجہ شمعون پیریز نے مسترد کر دیا۔

طالبان اور شمالی اتحاد میں شدید لڑائی

زارے اور لوبرک کے محاذوں پر افغانستان کے حکمران طالبان اور مخالف شمالی اتحاد میں شدید لڑائی ہوئی۔ صوبہ کونار میں بھی شدید جنگ ہو رہی ہے۔ اپوزیشن شمالی اتحاد کے ترجمان نے کہا کہ مزید فوجی کمک ملنے پر طالبان پر مزید حملے کریں گے۔

بنگلہ دیش کا بھارت پر الزام

بنگلہ دیش نے کہا ہے کہ بھارت کے ساتھ حالیہ جھڑپوں کے بارے میں تحقیقات جاری ہے۔ بنگلہ دیش کے سیکرٹری خارجہ معظم علی نے کہا کہ ہمارا موقف ہے کہ حملہ بھارت نے کیا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہم نے بھارت کی طرف سے مذاکرات کی درخواست قبول کر لی ہے۔ اس ماہ کے آخر میں باقاعدہ مذاکرات کئے جائیں گے۔

مقدونیہ میں تشدد کے واقعات پر تشویش

امریکہ نیٹو اور یورپی یونین نے بلقان کے علاقے مقدونیہ میں تشدد پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور اس بات پر زور دیا ہے کہ علاقے میں تشدد کی کارروائیاں فوری طور پر بند ہونی چاہئیں۔ نیٹو اور یورپی یونین کے لیڈروں نے مقدونیہ کے صدر سے ملاقات کی اور مسئلے کے حل کے لئے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

گورباچوف کی طرف سے امریکی صدر کی وکالت

متحدہ سوویت یونین روس کے آخری سربراہ گورباچوف نے کہا ہے کہ امریکی صدر جارج واکر بش روسی صدر پیوٹن سے اچھے تعلقات کے خواہشمند ہیں۔ صدر بش نے کہا ہے کہ میں اور پیوٹن مکمل بااختیار ہیں اور تعلقات کو فروغ دے سکتے ہیں سابق سوویت رہنما نے کہا کہ امریکی صدر کے لئے روس اب بھی ایک عالمی طاقت ہے۔

کوریا جاپان تاریخی کتب کا تنازعہ

جنوبی کوریا میں جاپانی سفیر کو طلب کر کے ان کے ساتھ متنازعہ تاریخی کتب میں ترمیم کا مطالبہ کیا گیا۔ جاپانی حکومت کی طرف سے منظور کئے جانے والی نصاب کی آٹھ تاریخی کتب میں سے 36 صفحات نکالے جانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

لیبیا کے خلاف پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ

روس نے لیبیا کے خلاف پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ لیبیا کے دورے پر آئے ہوئے روس کے وزیر خارجہ ایگور ایوانوف نے ٹریپولی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہ لیبیا نے اقوام متحدہ کی تمام پابندیوں کا احترام کیا ہے۔

صدر واحد کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے

انڈونیشی کابینہ نے کہا ہے کہ وہ صدر واحد کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ وزیر برائے سیاسی امور نے کہا کہ بحران کے تعمیری سیاسی حل کے لئے سفارشات پیش کرتے رہیں گے۔

سربوں کا مسلمانوں پر حملہ

بوسنیائی سربوں نے بوسنیا کے قصبہ بانی الوکا میں حملہ کر کے تاریخی مسجد کی تعمیر نو کا کام رکوا دیا۔ حملہ سے کئی افراد زخمی ہو گئے۔ مسلمانوں اور ان کے قائدین نے اس عمارت میں پناہ لے رکھی تھی۔

آسام میں خونی انتخابات

بھارتی صوبہ آسام میں خونی انتخابات نے مزید 6 افراد کی جان لے لی۔ پولیس نے گوہاٹی کے ریلوے اسٹیشن پر ایک بم کو ناکارہ بنا دیا۔ اب تک تشدد کے واقعات میں 58 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ صوبائی انتخابات جمعرات کو ہونے ہیں۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ 9 مئی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت .... درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 10- مئی غروب آفتاب: 6.57

☆ جمعہ 11- مئی طلوع فجر: 3-40

☆ جمعہ 11- مئی طلوع آفتاب: 5.13

خواتین کے لئے 33 فیصد نشستیں مخصوص

حکومت نے قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ میں خواتین کے لئے نشستیں مخصوص کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس فیصلے کے تحت قومی اسمبلی اور سینٹ میں خواتین کے لئے 33 فیصد نشستیں مخصوص کی جائیں گی- یہ بات وزارت ترقی' خواتین کی طرف سے ایک مشاورتی اجلاس میں بتائی گئی جو سیاسی عمل میں خواتین کی شرکت کو موثر بنانے کے سلسلے میں منعقد ہوا-

نواز شریف اور بے نظیر کو اجازت مل سکتی ہے

سعودی عرب میں تعینات پاکستانی سفیر اسد درانی نے کہا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر لوٹی گئی دولت واپس کر دیں تو وطن آنے کی اجازت مل سکتی ہے- اکتوبر 2002ء سے قبل انتخابات لازمی ہوں گے جن میں چیف ایگزیکٹو حصہ نہیں لیں گے- سعودی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے نواز شریف کے بارے میں کہا کہ وہ جیل میں رہتے تو احتجاج اور مظاہرے ہو سکتے تھے- امن وامان کے پیش نظر ان کو جلاوطن کیا گیا-

پنجاب کی سرحد پر بھی مشقیں شروع

پاکستان کا دفاع ناقابل تسخیر ہے چولستان کے قریب بھارتی جنگی مشقیں بھارتی جنگی جنون کی علامت اور طاقت کا محض کھوکھلا اظہار ہیں پاکستان ان سے مرعوب نہیں ہوگا- پاکستان کی مسلح افواج جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کی پوری صلاحیت رکھتی ہیں- اسی لئے پاکستان نے ڈیٹرنس تیار کیا اور ایٹمی صلاحیت حاصل کی ہے-

پنجاب کے نئے وزیر خزانہ

معروف صنعتکار طارق حمید کو پنجاب کا وزیر خزانہ بنا دیا گیا ہے- انہوں نے گورنر ہاؤس میں ایک سادہ مگر پروقار تقریب میں اپنے عہدے کا حلف اٹھایا گورنر پنجاب نے ان سے حلف لیا- اس موقع پر فوجی اور سول افسران شامل ہوئے-

پانی کا مسئلہ

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ وہ پانی کے مسئلہ کو صوبائی رنگ نہیں دینا چاہئے- یہ شور مچانے اور الزامات لگانے سے نہیں ٹھنڈے دل سے حل ہوگا- یہ مسئلہ سب کا سانجھا ہے- اور گندم کے کاشتکاروں کو مایوس نہیں کریں گے- گندم کی ساری فصل حکومت خریدے گی-

محاذ آرائی سے مارشل لاء آ سکتا ہے

مسلم لیگ (ن) (ہم خیال) کے مرکزی نائب سینئر نائب صدر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ ملک کو بحران سے نکالنے کے لئے قومی مفاہمت کی ضرورت ہے- حکمرانوں اور سیاستدانوں کے درمیان مذاکرات شروع ہونے چاہئیں کیونکہ محاذ آرائی کے ذریعے جمہوریت بحال نہیں ہوگی- شاید مکمل مارشل لاء لگ جائے-

قاضی حسین احمد اور دیگر ساتھی اشتہاری

لاہور کے مقامی سول جج محمد سلیم نے جماعت اسلامی پاکستان کے امیر قاضی حسین احمد' نائب امیر لیاقت بلوچ سابق ایم پی اے فرید پراچہ' حافظ سلیمان' لاہور کے امیر میاں مقصود احمد اور شبیر احمد خان سمیت 57 کارکنوں کو اشتہاری قرار دے دیا- گزشتہ دنوں عدالت نے ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے تھے اور حکم دیا تھا کہ یہ افراد 8 مئی کو عدالت میں پیش ہوں لیکن ان میں سے کوئی بھی عدالت میں پیش نہیں ہوا- ان افراد پر الزام ہے کہ 21 فروری 1999ء میں جب بھارت کے وزیر اعظم واجپائی لاہور آئے تھے تو بھاٹی گیٹ کے قریب بعض اعلیٰ غیر ملکی سفارتکاروں اور دیگر اعلیٰ افسران کی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا تھا-

سود کے مکمل خاتمے میں مشکلات

مذہبی امور کے وفاقی وزیر ڈاکٹر محمود احمد غازی نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے یکم جولائی سے ملک میں غیر سودی نظام رائج کر دیا جائے گا- تاہم کچھ معاملات کے حوالے سے سپریم کورٹ کے حکم کے مکمل نفاذ میں بعض مشکلات درپیش ہیں جن کے لئے یکم جولائی کے بعد درخواست دائر کر کے سپریم کورٹ سے مزید مہلت طلب کی جائے گی-

جہلم اور ناران میں حادثات 14 ہلاک

ناران میں جیپ کے حادثے میں ایک ہی خاندان کے 9- افراد ہلاک اور سات زخمی ہوئے- غنودگی کی وجہ سے ڈرائیور سٹیرنگ پر قابو نہ رکھ سکا اور جیپ حادثہ کا شکار ہو گئی- اسی طرح دینہ سے ڈومیلی جانے والی بس کے بریک فیل ہونے پر گہری کھائی میں گر گئی- جس کے نتیجے میں 5- افراد ہلاک ہو گئے-

منگلا ڈیم نہ بھرا گیا تو......

فارمرز ایسوسی ایشن کے چیئرمین شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ منگلا ڈیم کو اگر نہ بھرا گیا تو آئندہ ربیع کی فصل میں پورے ملک کو خوفناک نتائج بھگتنا ہوں گے- پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا حکومت نے 300 روپے فی من گندم کی خریداری کا اعلان کیا تھا-

بلوچستان میں چینی انجینئروں پر حملہ

ڈھاڈر شہر سے 48 کلومیٹر دور نامعلوم دہشت گردوں نے تیل وگیس کی تلاش کرنے والے غیر ملکی کمپنی کی ٹیم پر فائرنگ کی اور راکٹ مارے- جس سے ایک ڈرائیور ہلاک اور چینی انجینئر سمیت تین افراد شدید زخمی ہو گئے- وفاقی حکومت نے بلوچستان میں مختلف غیر ملکی کمپنیوں کو تیل اور گیس کی تلاش کی اجازت دی ہے چینی کمپنی کے انجینئروں کی ٹیم اسی مقصد کے لئے سرگرم عمل تھی-

ارسا کے سیکرٹری حقائق مسخ کر رہے ہیں

پنجاب نے شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ارسا کے سیکرٹری حقائق مسخ کر رہے ہیں انہیں بیان دینے سے پہلے حقائق کی تصدیق کر لینی چاہئے ارسا میں سابق فیڈرل ممبر پنجاب سے نہیں بلکہ آزاد کشمیر سے تھا- محکمہ آبپاشی کے ترجمان نے اے این این سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ارسا کے سیکرٹری کے بیان پر ہم احتجاج کرتے ہیں کہ جس میں انہوں نے حقائق کو جھٹلایا- ارسا میں سابق فیڈرل ممبر بشیر احمد پنجاب سے نہیں تھے بلکہ ان کا تعلق آزاد کشمیر سے تھا-

قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم خارج

وزارت تعلیم نے نویں اور دسویں سے انتظامی مجبوریاں بنا کر ناظرہ قرآن مجید کو نصاب سے نکال دیا ہے- اسلامی نظریاتی کونسل کے نام لکھے گئے خط میں وفاقی وزارت تعلیم نے موقف اختیار کیا ہے کہ چونکہ مجبوریاں تھیں اس لئے نویں دسویں کلاس سے ناظرہ قرآن مجید کو نکالنا ضروری ہو گیا تھا- نیز خط میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ عربی زبان کو دینی زبان کی بجائے غیر ملکی زبان کے طور پر پڑھایا جائے- اسلامی نظریاتی کونسل کی تعلیمی کمیٹی نے ایک اجلاس میں وزارت تعلیم کے دونوں فیصلوں کو مسترد کرتے ہوئے اسے آئین پاکستان کے منافی قرار دیا ہے-

سندھ میں پانی فالتو پنجاب میں کم

سندھ کے واٹر الاؤنسز فصلوں کی ضرورت سے بھی بہت زیادہ تجاوز کر گئے- اور سندھ کا 75 فیصد ایریا واٹر لاگ ہو گیا ہے جبکہ پنجاب میں واٹر الاؤنسز کی شرح کم ہے پنجاب کی 25 نہروں اور سندھ کی 15 نہروں میں واٹر الاؤنسز کی فی ہزار ایکڑ پر مبنی رپورٹ جاری کر دی ہے-

آندھی اور بارش سے بجلی کا نظام درہم برہم

صوبائی دارالحکومت اور اس کے نواحی علاقوں میں آنے والی شدید آندھی اور بارش سے بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا- لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی (لیسکو) کے 11 کلوواٹ کے 145 فیڈر خراب ہو گئے- متعدد علاقوں میں 8 گھنٹے سے زائد تک بجلی بند رہی جبکہ کئی علاقوں میں وولٹیج بڑھ جانے کی وجہ سے الیکٹرانکس کی اشیاء کے خراب ہونے کی اطلاعیں بھی موصول ہوئی ہیں-

ڈبل سواری پر پابندی میں ایک ماہ کی توسیع

حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں ڈبل سواری پر پابندی میں مزید ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے- اس ضمن میں وزارت داخلہ پنجاب نے باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے- جس میں یکم جون تک ڈبل سواری پر پابندی عائد رہے گی- یاد رہے کہ ہائی کورٹ میں بھی ڈبل سواری پر پابندی کے متعلق درخواستوں کی سماعت ہو رہی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ ایک ماہ پورا ہو گیا- لیکن حکومت اس پابندی کو ختم نہیں کر رہی-

اوکاڑہ' بوریوالہ اور منڈی بہاؤالدین میں طوفان

اوکاڑہ' بوریوالہ' چونیاں اور ضلع منڈی بہاؤالدین میں طوفان اور آندھی سے متعدد مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں' تین سالہ بچے سمیت 2- افراد جاں بحق ہو گئے- بجلی ٹیلی فون اور ٹریفک کا نظام درہم برہم ضلع منڈی بہاؤالدین میں طوفان کی وجہ سے حادثات بھی ہوئے- 10- افراد زخمی ہو گئے بعض علاقوں میں ژالہ باری ہوئی- اکثر جگہوں پر فصلیں تباہ ہو گئیں-

1- ارب دس کروڑ ڈالر کی امداد بحال

امریکہ نے چیف ایگزیکٹو کی حکومت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے آئی ایم ایف اور عالمی بنک کو پاکستان پر عائد اقتصادی پابندیوں کے شیڈول میں ردوبدل کر کے ایک ارب دس کروڑ ڈالر کی امداد جاری کرنے کے احکامات صادر کئے ہیں-

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
☎ 04524-212434 Fax:213966

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر- ڈی فریزرز- ائر کنڈیشنز
واشنگ مشین- ٹیلی ویژن
فون 7223228-7357309
1- لنک میکلوڈ روڈ' جودھامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے' ہومیوڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

روزنامہ الفضل
CPL 61